| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گستاخ رسول ﷺ احمد یار گجراتی رافضی امام الانبیا ﷺ کیلئے کتوں کی مثال پیش کرتا ہے

بدنام زمانہ ننگ انسانیت رافضیت کے پردے میں چھپا نام نہاد سنی احمد یار گجراتی سورہ فرقان کی تفسیر کرتے ہوئے ان الفاظ میں حضور ﷺ کی توہین کرتا ہے:

> خیال رہے عبد اور عبدہ میں بڑا فرق ہے، عبد تو رحمت الٰہی کا منتظر ہے اور عبدہ جس کی عبدیت سے شان الوہیت ظاہر ہو۔ حضور بے نظیر بندے ہیں۔ کلب یعنی کتا ذلیل ہے مگر کلبھم اصحاب کہف کا کتا عزت والا ہے۔ ﴿نور العرفان ص ۴۳۲﴾

العیاذ باللہ یعنی جس طرح ایک عام کتے کی کوئی حیثیت نہیں مگر جب وہ اصحاب کہف کا کتا ہوا تو اس کی عزت ہے اسی طرح عام عبد کی کوئی عزت نہیں حضور ﷺ جب اللہ کے بندے بنے تو ان کی عزت۔۔ ستم تو دیکھئے کہ رضاخانی ٹٹ پونجیے حضور ﷺ کی شان ثابت کرنے کیلئے کتوں کی مثالیں دیتے ہیں؟؟، حالانکہ اس قسم کی سوچ پرلے درجے کی بے غیرتی، حماقت اور ضلالت ہے، بدبختی اور نامرادی کی دلیل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریز کے دسترخوان کی پچھڑی ہوئی ہڈیاں چوسنے والے اور قبروں کی مٹی چاٹنے والے اس قدر بے غیرت اور بے حس ہو چکے ہیں کہ اس قسم کی باتیں کرنے پر ان کو ذرہ بھر حیا نہیں آتی۔۔ کیا گجراتی صاحب یہ کہہ کر بات نہیں سمجھا سکتے تھے کہ پتھر تو بہت سے ہیں مگر یاقوت کے کیا کہنے۔۔ پھول تو بہت سے ہیں مگر گلاب کے کیا کہنے۔۔ مجھے بتاؤ رضاخان بریلوی نے اپنی شاعری کے مجموعہ "حدائق بخشش" کے پہلے حصہ کے صفحہ نمبر ۴۶ پر لکھا ہے کہ:

کوئی تیری بات کیا پوچھے رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

کل کو کوئی کہے کہ کتوں کی تو کوئی حیثیت نہیں کتے نجس ہیں، خارشی ہیں، آوارہ ہیں، ناپاک ہیں مگر جب ان کے ساتھ رضاخان کی نسبت ہوگئی۔۔ جب سے رضاخان نے اپنے آپ کو کتوں میں شمار کیا ہے (کتوں سے معذرت کے ساتھ) تو ان کی نسبت بہت اونچی ہوگئی ان کا مقام بہت اعلیٰ ہوگیا کیا رضاخانی ٹھگ اس کو اپنے "مجدد" کی توہین نہ سمجھیں گے۔۔؟؟؟ کیا وہ رضاخان کی شان سمجھانے

کیلئے ان الفاظ کو برداشت کریں گے؟؟؟۔۔ہائے کیا رضاخان کی عزت امام الانبیاء۔۔محبوب رب العالمین۔۔باعث ایجاد کائنات ۔۔محمد عربی ﷺ سے زیادہ ہے کہ ان کیلئے کتوں کی مثالیں دینا گستاخی نہ ہو۔۔؟؟؟مگر رضاخان کی طرف نسبت کرنا گستاخی ہو؟؟؟ ۔۔یقیناً جو حضور ﷺ کی نسبت کتوں کی طرف کرے وہ بے ایمان ہے۔۔پرلے درجہ کا بے حیاء ہے۔۔اس کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔۔اللہ پاک اس دجالی فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت واہلسنت والجماعت حنفی دیوبند

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

القرآن الکریم
مع ترجمہ
کنز الایمان
تفسیر
نور العرفان
ناشر نعیمی کتب خانہ گجرات

الفرقان ۲۵ ۴۳۲ قد افلح ۱۸
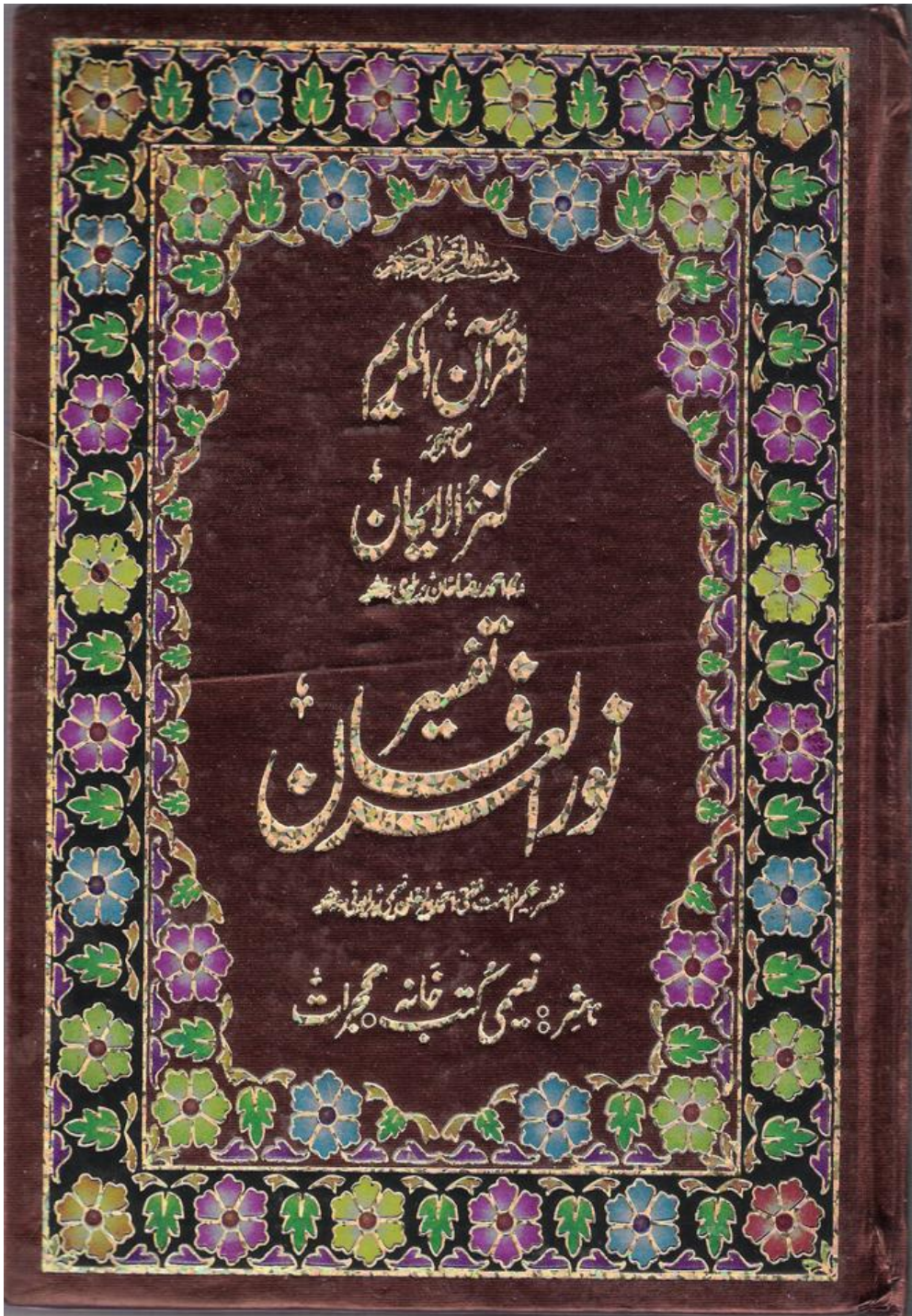
اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ

ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے و۱ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ

بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ

ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے و۲ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی

لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ

آڑ لے کر و۳ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے و۴

اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

یا اُن پر دردناک عذاب پڑے و۵ سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا

بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے تو وہ

عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

انہیں بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے و۶

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فرقان مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ

بڑی برکت والا ہے وہ و۷ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر و۸ جو سارے جہان کو ڈر سنانے

نَذِیْرَا ۝ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا

والا ہو و۹ وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت و۱۰ اور اُس نے نہ اختیار فرمایا بچہ

وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ

اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی (شریک) نہیں و۱۱ اُس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ

تَقْدِیْرًا ۝ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ

پر رکھی و۱۲ اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود

یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ

پیدا کئے گئے ہیں و۱۳ اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں و۱۴ اور نہ مرنے کا اختیار

(۱) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ حضور کی شفاعت برحق ہے کہ رب تعالیٰ نے حضور کو شفاعت کا حکم دیا۔ دوسرے یہ کہ حضور کی شفاعت مومنوں کے لئے ہے کفار اس سے محروم ہیں تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے کہ اپنے حبیب کو ان کے لئے دعائے خیر کا حکم دیتا ہے۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ اسی کے لئے غفور رحیم ہے جس کی شفاعت حضور کر دیں اسی لئے حضور کے استغفار کے بعد اپنی مغفرت کا ذکر فرمایا۔ پانچویں یہ کہ ہر مومن حضور کی شفاعت کا محتاج ہے۔ دیکھو صحابہ کرام جو اولیاء اللہ کے سردار ہیں ان کے متعلق شفاعت کا حکم دیا گیا تو اوروں کا کیا پوچھنا۔ (۲) یعنی حضور کی پکار اور حضور کی طلب کو۔ ایک دوسرے کی طلب کی طرح نہ سمجھو کہ قبول کرو یا نہ کرو۔ بلکہ ان کی طلب پر فوراً حاضر ہو جاؤ اگرچہ نماز میں ہو یا کسی اور کام میں رب فرماتا ہے اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (انفال: ۲۴) یا حضور کو ایسے القاب و آواز سے نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکار لیتے ہو انہیں بھیا ابا چچا بشر کہہ کر نہ پکارو۔ انہیں یا رسول اللہ یا شفیع المذنبین وغیرہ ادب کے القاب سے یاد کرو۔ (۳) شان نزول منافقین پر حضور کا وعظ سننا دشوار ہوتا تھا وہ چپکے سے کھسکتے کھسکتے مسجد کے کنارہ تک پہنچ جاتے اور پھر کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے مجلس پاک سے نکل جاتے تھے۔ ان کے متعلق یہ عتاب والی آیت نازل ہوئی (۴) تکلیف، قتل، زلزلے، ظالم بادشاہوں کا تسلط، ہولناک حادثے، اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی مخالفت سے دنیاوی عذاب بھی آ جاتے ہیں۔ آخرت کے عذاب اس کے علاوہ ہیں (۵) یعنی آخرت کا عذاب یا ایمان پر خاتمہ نصیب نہ ہونا۔ یہ لفظ ''او'' منع خلو کے لئے ہے اجتماع دونوں عذابوں کا ممکن ہے (۶) یعنی اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا ہے کفار کا یہ حساب و کتاب انہیں روز محشر رسوا کرنے کے لئے ہوگا (۷) برکت کے معنی ہیں دنیا و دین کی زیادتی اور کثرت یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے متعلق تمہارے لئے دین و دنیاوی برکات اور زیادتیوں کا ذریعہ ہے۔ (۸) یعنی حضور محمد ﷺ پر جو اپنی عبدیت میں ایسے مشہور ہیں کہ اس خاص لفظ سے ہر ایک کا خیال حضور کی طرف جاتا ہے۔ خیال رہے عبد اور عبدہٗ میں بڑا فرق ہے عبد تو رحمت الٰہی کا منتظر ہے اور عبدہٗ جس کی عبدیت سے اللہ تعالیٰ کی شان ظاہر ہو۔ حضور بے نظیر بندے ہیں (ﷺ)۔ کلب یعنی کتا ذلیل ہے مگر کلبھم اصحاب کہف کا کتا عزت والا جسے ان کی برکت سے دائمی زندگی اور ... گنہگاروں کو ڈر بالفعل سنا کر اور ملائکہ صالح انسانوں کو بالتقدیر اور بالفرض کہ اگر تم نے رب کی نافرمانی کی تو گرفت میں آ جاؤ گے جیسے کہ رب نے ... پیغمبروں سے فرمایا فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (آل عمران ۸۲) لہٰذا آیت پر یہ شبہ نہیں کہ فرشتہ ڈر سنانے کے لائق نہیں (۱۰) اس میں اشارۃً فرمایا ... حضور کی نبوت بھی آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے کیونکہ حضور مملکت الٰہیہ کے گویا وزیر اعظم ہیں۔ لہٰذا جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں حضور کی مصطفائی (ﷺ) لہٰذا یہ آیت پچھلی آیت کی دلیل ہے کہ حضور ساری خلقت کے رسول ہیں (۱۱) اس میں ان بت پرستوں کا رد ہے جو رب کے لئے شریک ... بقیہ

منزل ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رضا خانیوں کا حضور ﷺ کو شیطان پر قیاس کرنا

اصحاب میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا نہیں دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔ ﴿انوار ساطعہ ص ۳۵۹﴾

جب رب نے گمراہ گر (شیطان) کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا کہ دوا بیماری سے کمزور نہ ہو۔ ﴿نور العرفان ص ۱۸۴﴾۔

معلوم ہوا کہ رب نے ابلیس کو بھی علم غیب دیا ہے کہ اس نے آئیندہ کے متعلق خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے اور جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہئے نبی و ولی علاج ہیں شیطان بیماری۔ ﴿نور العرفان ص ۱۵۷﴾

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ رضاخانی ابلیسی آئین کے پیروکار ہیں جبھی تو شیطان کے "عالم الغیب" ہونے کا کھلم کھلا اقرار کر رہے ہیں۔ پھر ان کی بے غیرتی اور بے حیائی تو ملاحظہ ہو کہ رسول اکرم ﷺ کی شان بڑھانے کیلئے "شیطان" کی مثالیں دیتے ہیں اور شیطان جیسے خبیث پر حضور اقدس ﷺ جیسی مقدس شخصیت کو قیاس کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ مکھی تو اڑتی ہے کتا تو دوڑتا ہے اور رضاخان نہ اڑ سکتے ہیں نہ کتے کی طرح دوڑ سکتے ہیں اس لئے یہ اس سے افضل ہوئے کیا رضاخانی شیطان اس قسم کے قیاس کو اپنے اعلحضرت کی توہین سمجھیں گے یا نہیں۔۔؟؟۔ ان بے شرموں کے نزدیک اللہ کو تو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا کفر ہے (جاء الحق و تسکین الخواطر) لیکن شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ ایسی باتیں کرتے ہوئے ان کو ذرا غیرت نہیں آتی اور ان کا بابا اعظم ابلیس انہیں جو بات وحی کرتا ہے (ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم) اگل دیتے ہیں خدا اس قسم کی ضالت سے محفوظ رکھے جن کے دن رات کو مشغلہ ہی توہین نبوی ﷺ ہے۔ آمین۔

"براہین قاطعہ" کے رد میں لکھی جانے والی مدلل اور بیمثال کتاب

انوارِ ساطعہ

در بیان

مولود و فاتحہ

مصنفہ

حضرت علامہ مولانا عبدالسمیع انصاری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

دیکھئے ابو الحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل جھپکنے کے برابر
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے تئیں مسلمان
یں انتہیٰ ۔

اور ہونا روحِ انبیا علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر ہم نے بیان کیا یہ
زی کے بیان علیین میں دیکھو لیکن باوجود ہونے علیین کے آپ کی روح
یف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں کہ کون زیارت پر آیا اور
سلام کا جواب دیتے ہیں، قبر میں جسم مبارک زندہ ہے زرقانی نے لکھا ہے :
ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وبدنه فی قبره یرد السلام
س یسلم علیه ۔
ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے اور آپ کا بدن مبارک قبر
ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں)

اب فکر کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان
ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس
سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں معاذ اللہ
ث یہ کہ اصحابِ محفلِ میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ
ضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس
ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے ۔

ح انبیاء و اولیاء چلتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

کھی جاتی ہے سیرِ ارواح کے واضح ہو کہ ارواحِ انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ
یث سے ثابت ہے ۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں :

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٢٤﴾

دوسرے کا دشمن ہے ف۱ اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۲

قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾ يَا بَنِي

فرمایا اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں اٹھائے جاؤ گے ف۳ اے

آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَ

آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری

لِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ

آرائش ہو ف۴ اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ف۵ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں

يَذَّكَّرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم

وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ف۶ خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ

مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ

کو بہشت سے نکالا اتروا دیے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں ف۷ بے شک

يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا

وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں ف۸ کہ تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٧﴾ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً

شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے ف۹ جو ایمان نہیں لاتے ف۱۰ اور جب کوئی بے حیائی کریں ف۱۱

قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ

تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا ف۱۲ اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ف۱۳ تو فرماؤ بے شک اللہ بے

بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ رَبِّي

حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں تم فرماؤ میرے رب

بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

نے انصاف کا حکم دیا ہے ف۱۴ اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ

نرے (خالص) اس کے بندے ہو کر ف۱۵ جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۱۶ ایک فرقے کو راہ دکھائی

منزل ۲

❶ یہاں انسان اور انسان شیطان کا یا بعض انسان بعض کے کافر مومن کے مومن کافر کے دشمن ہیں ❷ یعنی انسان اور شیاطین کا مقام زمین ہے مگر عارضی۔ پھر بعد موت شیاطین اور ان کے ساتھیوں کا اصل مقام دوزخ ہو گا۔ مومنوں کا دائمی مقام جنت ہو گا۔ ❸ قیامت کے دن یہ رب کا قانون ہے مگر قدرت یہ بھی ہے کہ بعض کو قیامت میں زمین سے نہ اٹھائے جیسے حضرت ادریس علیہ السلام کو وہ یہاں سے وفات پاکر جنت میں پہنچ چکے اور اب مع جسم وہاں زندہ ہیں۔ وہاں سے نہ نکلیں گے۔ رب فرماتا ہے وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم: ۵۷) لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر رہنا عارضی ہے۔ پھر آپ زمین پر تشریف لائیں گے یہاں ہی وفات پائیں گے۔ یہاں سے ہی اٹھیں گے۔ ❹ اس سے معلوم ہوا کہ لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا۔ فرشتے اور دیگر مخلوق اس سے علیحدہ ہیں۔ جنات اگر لباس پہنتے ہوں تو وہ انسان کی طفیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ستر کا لباس پہننا فرض ہے اور لباس زینت پہننا مستحب۔ ❺ یعنی رب نے تین طرح کے لباس اتارے۔ دو جسمانی ایک روحانی جسمانی لباس بعض تو ستر عورت کے لئے بعض زینت کے لئے ہیں دونوں اچھے ہیں۔ اور روحانی لباس ایمان و تقویٰ اعمال صالحہ ہیں۔ یہ تمام لباس آسمان سے اترے ہیں کیونکہ بارش سے روئی اون اور ریشم ہوتی ہے۔ یہ بارش آسمان سے آتی ہے اور وحی سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ وحی بھی آسمان سے آتی ہے۔ ❻ اس میں مومن، کافر، ولی، عالم، پرہیزگار سب سے خطاب ہے۔ کوئی اپنے کو ابلیس سے محفوظ نہ جانے ❼ یعنی حضرت آدم و حوا کے ستر ایک دوسرے کو نظر پڑے بے پردگی کے ساتھ۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ فرشتوں اور جنات وغیرہ سے پردہ نہیں۔ پردہ صرف انسانوں سے ہے۔ دوسرے یہ کہ خاوند بیوی بھی ایک دوسرے کے سامنے آزادی سے ننگے نہ رہیں۔ بلکہ اکیلے میں بھی انسان ستر چھپائے۔ رب تعالیٰ سے شرم کرے ❽ یعنی شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔ جہاں کسی نے کسی جگہ اچھے کام کا ارادہ کیا اسے اس کی نیت کی خبر ہو گئی فوراً بہکایا۔ جب رب نے گمراہ گر کو اتنا علم دیا کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تا کہ دوا بیماری سے کمزور نہ ہو۔ افسوس ان پر ہے جو شیطان کی وسعت علم و نظر کا اقرار کریں اور حضور کے لئے انکاری ہو جائیں ❾ معلوم ہوا کہ شیطان اولیاء من دون اللہ ہے۔ جہاں ولی من دون اللہ کی برائی آئی ہے وہاں شیطان مراد ہے نہ کہ اولیاء اللہ۔ یہ آیت ان تمام آیات کی تفسیر ہے۔ ❿ یعنی شیطان بظاہر کفار کا دوست ہے اور کفار دل سے شیطان کے دوست ہیں ورنہ شیطان در حقیقت کفار کا بھی دوست نہیں وہ تو ہر انسان کا دشمن ہے لہٰذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہاں حقیقت کا ذکر ہے اور یہاں ظاہری حال کا ⓫ جیسے عورتوں مردوں کا ننگے ہو کر طواف کرنا اور بے پردگی و دیگر بے غیرتی کے کام ⓬ اس سے معلوم ہوا کہ جاہل بقیہ برصفحہ ۲۱۱

فرماویں کیونکہ حسنات الابرار سیأت المقربین، حاکم کا مدعی کی گواہی قبول کرنا بُرا نہیں

بقیہ صفحہ ۱۱۶

اور نبی کریم ﷺ کی مکمل حفاظت کا بیان ہے۔ یعنی نہ آپ سے غلط فیصلہ کرا سکیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو علم غیب دیا آپ کو معصوم بنایا اور نہ درست فیصلہ کرنے پر آپ کو دنیاوی نقصان پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہے۔ رب فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ: ۶۷) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن بھی رب کی طرف سے اور حدیث بھی۔ قرآن کے لفظ بھی رب کے ہیں۔ اور حدیث کا صرف مضمون رب کا ہے، الفاظ حضور ﷺ کے اپنے ہیں معلوم ہوا کہ کوئی حضور کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ دھوکا وہ کھائے جو بے خبر ہو۔ البتہ فیصلہ گواہی پر ہوتا ہے اگرچہ گواہی پر ہوتا ہے اگرچہ گواہی جھوٹی ہو۔ اور اس کے جھوٹ پر دلیل قائم نہ ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے سارے علوم غیبیہ اپنے حبیب کو سکھا دیے

بقیہ صفحہ ۱۱۷

کو عورت مان کر پوجتے ہیں حضور ﷺ کا راستہ چھوڑ کر جس گمراہ کی اطاعت کی جاوے، شیطان کی پیروی ہے کیونکہ سب گمراہوں کو شیطان نے ہی گمراہ کیا ہے۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ تقیہ ایسی بری لعنت ہے کہ شیطان نے بھی رب کے سامنے تقیہ نہ کیا۔ جو اسے کرنا تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان کو رب نے اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے اور ہر ایک کو پہچانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو شیطان بھی معصوم یا محفوظ جانتا ہے اس لئے اس نے من عبادک کہا جو انہیں گنہگار کہیں وہ شیطان سے بھی بدتر ہیں۔ خیال رہے کہ دنیا کی لمبی عمر، زیادتی مال وغیرہ کی وہ آرزو جو رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے البتہ اللہ کے لئے یہ چیزیں چاہنا عبادت ہے۔ اس سے پتہ لگا کہ گائے کی تعظیم کرنا یا ہولی دیوالی میں جانوروں کے سینگ رنگنا یا مشرکین کی سی رسمیں کرنا سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے بلکہ ان کے بڑے دن کی تعظیم، گنگا وغیرہ کا احترام کرنا کفر ہے۔ مسلمان کو ہر بری چیز سے نفرت چاہئے۔ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج وہی دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہئے۔ نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری، ڈاڑھی منڈانا بھی اس میں داخل ہے کہ یہ تغیر خلق اللہ ہے۔ جیسے عورت کو سر منڈانا حرام ہے ایسے ہی مردوں کو ڈاڑھی منڈانا۔ یہ آیت ان تمام آیتوں کی تفسیر ہے جن میں وَلِيًّا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس آیت نے بتایا کہ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں، ولی من دون اللہ کچھ اور۔ اس کا بہت خیال چاہئے۔

بقیہ صفحہ ۱۱۸

باقی نہیں۔ چونکہ صرف محسوس چیزوں تک ہماری نگاہ پہنچتی ہے۔ اس لئے ان ہی کا ذکر ہوا۔ شان نزول۔ عرب میں دستور تھا کہ میت کی بیوی اور یتیم لڑکیوں کو میراث نہ دیتے تھے۔ نیز اگر یتیم خوبصورت ہوتی تو میت کے اولیاء تھوڑے مہر پر خود نکاح کر لیتے اور اگر بدصورت و مالدار ہوتی تو نہ خود اس سے نکاح کرتے نہ کسی اور سے کرنے دیتے تھے۔ ان کی تردید میں یہ آیات آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکی کو نساء کہا جا سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ میراث سے لڑکیوں کو محروم کرنا مشرکین عرب کا دستور ہے اور یہ ظلم عظیم جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ حق العبد ہے اس سے معلوم ہوا کہ میراث کے مسائل بہت اہم ہیں کہ رب تعالیٰ نے جتنی تفصیل ان کی فرمائی اتنی تفصیل دوسرے احکام کی نہ فرمائی، نیز اس کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تم کو فتویٰ دیتا ہے یعنی دوسرے مسائل کے مفتی انسان مگر ان کا فتویٰ دینے والا خود اللہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۰

یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول کا ذکر اللہ کے ساتھ کرنا اچھا ہے۔ حضور محمد مصطفیٰ ﷺ پر یعنی قرآن شریف، چونکہ قرآن کریم کا نزول آہستہ ہوا، لہٰذا یہاں نزّل فرمایا اور آگے انزل ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر ایمان لانا قرآن پر ایمان سے مقدم ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے مگر عمل صرف قرآن شریف پر ہی ہو گا۔ ان کتب کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ یہ رب کی ہیں یعنی ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے یا یہ کہا جاوے کہ ان میں سے ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔ لہٰذا جس نے حضور ﷺ کو نہ مانا اس نے اللہ کو بھی نہ مانا۔ فرشتوں، رسولوں، قیامت، کسی کو نہ مانا، اس صورت میں واؤ اپنے

ظاہری معنی پر ہی ہے

بقیہ صفحہ ۱۲۱

یعنی عملی فیصلہ قیامت میں ہو گا کہ ہر شخص کو اس کے ساتھ رکھا جاوے گا، جس سے اسے محبت ہو گی۔ قولی فیصلہ دنیا میں بھی ہو چکا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۲

ہو جاتی ہے۔ مگر پہلی دو صورتوں میں معاف نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ مجرموں کو صرف تیسری وجہ سے سزا دے گا وہ پہلی دو وجہوں سے پاک ہے۔ اس آیت میں اسی کا بیان ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۳

توریت کی طرح ایک کتاب ایک دم لائیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ خیال رہے کہ ان یہودیوں کا موسیٰ علیہ السلام سے کہنا کہ ہمیں خدا کو دکھا دو عشق الٰہی کی بنا پر نہ تھا۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام پر بے اعتباری کی وجہ سے تھا۔ اسی لئے اس مطالبہ کی بنا پر ان پر یہ عذاب آیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا طلب دیدار کرنا عشق الٰہی کی بنا پر تھا۔ معلوم ہوا کہ نیت بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں قابیل نے بھائی کو ستایا۔ بے ایمان ہوا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے ان بھائی اور والد کو دکھ دیے مگر ایماندار رہے۔ کیونکہ قابیل کا وہ کام ایک عورت کی محبت سے تھا۔ اور ان کا یہ کام یعقوب علیہ السلام کی محبت میں تھا۔ یعنی توریت شریف اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزات۔ جب انہوں نے توبہ کی اس میں موجودہ یہودیوں کو تلقین ہے کہ تم بھی ایمان لے آؤ ہم معاف کر دیں گے

بقیہ صفحہ ۱۲۴

فقط روحانی۔ رب فرماتا ہے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ (یوسف: ۱۰۰) اگر روحانی بلندی مراد ہوتی تو یہاں بل نہ فرمایا جاتا۔ کیونکہ روحانی بلندی شہید ہونے میں ہے نہ کہ شہید نہ ہونے میں اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ابھی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات واقع نہیں ہوئی کیونکہ آپ کی وفات سے پہلے سارے اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ ابھی یہودی آپ پر ایمان نہیں لائے دوسرے یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت زمین پر تشریف لائیں گے۔ تیسرے یہ کہ آپ کی اس آمد پر سارے یہودی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اس طرح کہ سب مسلمان ہو جائیں گے یعنی قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے خلاف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلویوں کا اپنے صدر مناظر کو "سید الانبیاء" کا لقب دینا (العیاذ باللہ)

ہمارے سامنے "**سید الانبیاء**" رئیس الفضلاء مولانا مولوی حافظ مفتی حکیم سید شاہ آل مصطفٰی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیۃ صدر مناظر منجانب جماعت اہلسنت کا مکتوب گرامی ہے۔ ﴿الفقیہ امرتسر، جلد نمبر ۲۸، رجب شعبان ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۴۔۷ جولائی ۱۹۴۵، شمارہ نمبر ۲۵، ۲۶۔ بحوالہ بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۲۳۲ جلد دوم﴾۔

قارئین کرام غور فرمائیں کس دیدہ دلیرہ سے بریلوی اپنے ملاں کو سید الانبیاء کا لقب دے رہے ہیں۔۔ العیاذ باللہ کہاں ہے وہ رضاخانی ملاں جن کی زبانیں صبح شام یہ بکواس کرتے نہیں تھکتی کہ دیوبندی گستاخان رسول ﷺ ہیں۔۔ کیا ان کی نظریں اس گستاخی پر بھی جائیں گی۔۔ قارئین کرام میں اس عبارت پر اور کیا تبصرہ کروں بس مقصد صرف یہی ہے کہ آپ خود انصاف فرمائیں کہ عشق رسول ﷺ کے منافقانہ نعرے میں لپٹ کر کس طرح صبح شام ان لوگوں نے توہین رسول ﷺ کو اپنا مشغلہ بنایا ہوا ہے۔

بریلوی یار محمد گڑھی والے کی خرافات

بیا در کوٹ مٹھن تارخ خیرالوری بنی

کہ در شکل فرید آمد شہنشاہ حجاز ایں

﴿دیوان محمدی ص ۱۰۳﴾

العیاذ باللہ اس شعر میں یار محمد گڑھی والا کہتا ہے کہ مجھے اپنے پیر فرید میں حضور ﷺ کا چہرہ معلوم ہوتا ہے اور خود شہنشاہ حجاز یعنی حضور ﷺ پیر فرید کی شکل میں کوٹ مٹھن آئے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

دیدنش دیدن رسول اللہ   مظہر مصطفٰی فرید الدین

﴿ایضا ص ۱۱۸﴾

العیاذ باللہ اس شعر میں یہ ملاں حضور ﷺ کی بدترین توہین کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے پیر خواجہ فرید کو دیکھنا خود سرکار دو عالم ﷺ کو دیکھنا ہے کہ پیر فرید ان کے مظہر ہیں۔ استغفر اللہ۔

تفسیر والضحٰی ہے تجلی فرید کا

تصویر مصطفٰی ہے نظارا فرید کا

﴿ایضا ۱۷۴﴾

قارئین کرام ساری دنیا جانتی ہے کہ عاشقان رسول ﷺ نے سورہ ضحٰی میں والضحٰی کو محبوب دو عالم ﷺ کا چہرہ مبارک سے تشبیہ دی ہے کہ ان کا چہرہ والضحٰی کی طرح روشن ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر یہ بے لگام کہتا ہے کہ یہ تو میرے پیر کی شان میں ہے اس لئے کہ میرے پیر کا نظارا تو عین تصویر مصطفٰی ﷺ ہے۔ استغفر اللہ۔

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں   اسی جلوے کو پھر عریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں ﴿ایضا ص ۱۹۱﴾

یعنی وہ ہستی جو احمد ﷺ کے نام سے فاران کی چوٹیوں پر جلوہ گر ہوئی اللہ رب العزت نے اسے دوبارہ پیر فرید کی شکل میں کوٹ مٹھن میں عریاں کیا ۔۔کیا یہ کھلی گستاخی نہیں کہاں پیر فرید اور کہاں میرے مولا و آقا ﷺ اگر مرزا یہ کہے کہ میں بعینہ محمد ﷺ ہوں اس لئے ختم نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑھتا تو گستاخی ہو ۔۔مسلمان احتجاج کریں ۔۔ان کو کافر کہیں اور یہی گستاخی رضاخانی کریں اسے شائع کریں تو عین اسلام ۔۔؟؟ رضاخانیوں ڈرو قیامت کے دن سے ۔

جو محمد میں فنا ہو کر محمد نہ بنے   کیوں اسے دار پر لٹکائیں شریعت والے ﴿ ایضا ص ۱۹۶ ﴾

اس شعر میں یا رمحمد یہ کہتا ہے کہ جو محمد ﷺ میں فنا ہو کر خود محمد نہ بن جائے تو آخر شریعت والے اسے سولی پر کیوں لٹکاتے ہیں ۔۔؟؟ مگر یہ صرف اور صرف یار محمد گڑھی والے کا خبث باطن ہے شریعت والے تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے ۔۔بلکہ جو خبیث یہ خیال بھی ظاہر کرے کہ میں محمد ﷺ بنا چاہتا ہوں یا کسی کو محمد ﷺ کی طرح دیکھتا ہوں تو شریعت والے تو اس کو دار پر لٹکاتے ہیں ۔

محمد میں فنا ہو کر محمد بن کے نکلا   حبیب کبریا کو شیخ فانی دیکھتے جاؤ ﴿ ایضا ص ۲۰۴ ﴾

اس شعر میں کس طرح رسول اکرم ﷺ کی کھلی گستاخی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے ۔

علی شیر حق پیر مشکلشاد ے   سوا جام کوثر پلا کوئی نی سگدا ﴿ ایضا ص ۲۴۷ ﴾

قارئین کرام ساری دنیا جانتی ہے کہ قیامت کے دن حوض کوثر کا جام حضور ﷺ پلائیں گے لیکن کس طرح دن دہاڑے اس کا انکار کیا جارہا ہے اور کہا جارہا ہے کہ نہیں حضرت علیؓ کے سوا تو کوئی پلا سکتا ہی نہیں کاش رضاخانی یہ عقیدہ بنانے سے پہلے اور نہیں تو کم سے کم سورہ کوثر ہی پڑھ لیتے ۔

پاک محمد یار کوں ڈیکھو مظہر پاک فریدن (ایضا ص ۳۱۲)

اس شعر میں اسی گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے کہ جس نے حضور ﷺ چہرہ مبارک دیکھنا ہو تو وہ پیر فرید کو دیکھے کہ وہ العیاذ باللہ حضور ﷺ کے مظہر کامل ہیں ۔

مفتی احمد یار گجراتی کی امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں شدید توہین

قارئین کرام بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ شیطان حضور ﷺ کی سی آواز نکال سکتا ہے چنانچہ احمد یار گجراتی صاحب اپنی کتاب مواعظ نعیمیہ میں لکھتے ہیں کہ:

حضور ﷺ کی صفت خاص ہے آپ کا ہم شکل کوئی نہیں بن سکتا ورنہ لوگ حضرت سلیمان علیہ اسلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ہم شکل بن گئے البتہ شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے جیسا کہ سورہ نجم شیطان نے حضور ﷺ کی طرح پڑھ دی

﴿ مواعظ نعیمیہ حصہ اول ص ۱۴۳ ﴾

مندرجہ بالا عبارت میں رضاخانیوں نے عوام الناس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ شیطان حضور ﷺ کی آواز نکال سکتا ہے العیاذ باللہ اور لوگوں کو دھوکہ بھی دے سکتا ہے گویا کہ حضور ﷺ ہی بول رہے ہیں جیسا کہ مفتی صاحب نے دلیل پیش کی کہ سورہ نجم شیطان نے حضور ﷺ کی طرح پڑھ دی العیاذ باللہ ۔

مذہب اسلام کا یہ طے شدہ اصول ہے کہ حضور ﷺ ہر پہلو سے بے مثل صفات رکھتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان حضور ﷺ کی سی آواز نکال سکے اور وہ بھی تلاوت قرآن مجید میں ۔بریلویو!!! خدارا سوچو!! تمھیں مرنا نہیں ؟؟ اس قسم کی لغویات اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں تو تم میدان محشر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیسے جاؤ گے اور کیسے ان کو اپنا چہرہ دکھاؤ گے ۔

اللہ پاک اس گمراہ فرقے سے ہر مسلمان کو بچائے آمین۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندسنی

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

نیست جز مصطفیٰ مرا درکار
ہست در دو جہاں محمد یار
دیوان محمدی
حضرت خواجہ محمد یار فریدی

103

شہِ ملکِ قضا ایں جا حبیبِ کبریا ایں جا
معین وقطب دیں ایں جا فرید وفخر و ناز ایں جا

علاجِ لا علاج ایں جا شہِ نازک مزاج ایں جا
کریم ابن الکریم و مخزنِ توحید و راز ایں جا

• بیادر کوٹ مٹھن تا رُخِ خیرُ الوریٰ بینی
کہ در شکل فرید آمد شہنشاہِ حجاز ایں جا

چہ گویم شان شاہِ فیض احمد رانمیدانی
کہ شاہنشاہِ خوباں پاکداماں پاکباز ایں جا

118

درد ہا را دوا فریدالدین — دُردِہارا صفا فرید الدین
خاک گشتیم و کامیاب شدیم — خاک راکیمیا فریدالدین
ماہمہ بندگانِ درگاہش — ہست مولائے ما فریدالدین
حلِ مشکل اگر ہمی خواہی — ہست مشکل کشا فریدالدین!
بے نوائی اگر بیا ایں جا — بے نوارا نوا فریدالدین
دیدنش دیدنِ رسول اللہ — مظہرِ مصطفٰے فریدالدین
بے تو روزم بشب ہمی ماند — چشمِ رحمت کشا فریدالدین
کافرم گر نہ یادِ تو دارم — ذکرِ ما فکرِ ما فریدالدین
قطبِ اقطاب غوثِ ہر عالم — مرکزِ دور ہا فریدالدین

فردم از غیرو مرد می دانم
غازیِ بے ریا فریدالدین

○

آیات بیّنات ہیں مکھڑا فرید کا
دیدارِ کردگار ہے چہرا فرید کا

انور ہے آفتاب سے ذرّہ فرید کا
کھلتا نہیں کسی سے معما فرید کا

تفسیر والضحیٰ ہے تجلّی فرید کا
تصویرِ مصطفےٰ ہے نظارا فرید کا

جب تک سکون و گردش ارض و فلک رہے
بجتا رہے الٰہی نقارا فرید کا

دریائے بے کنار ہے قطرہ فرید کا
ملتا نہیں کسی کو کنارا فرید کا

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اُٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

غیروں کے در پہ جانے کی حاجت نہیں رہی
کافی ہے ہم کو ایک سہارا فرید کا

شاہ و گدا فقیر و غنی سب کو ہے پسند
بُلبُلؔ مگر ہے خاص پیارا فرید کا

○

خرامِ ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا
محمد مصطفٰے یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے
تو بے رنگی میں آ صورت مٹا مٹھن کی گلیوں میں

احد احمد ہے لیکن میم کے پردے میں آیا ہے
پہن کر یا کا پردہ فرد تھا مٹھن کی گلیوں میں

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو پھر عُریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

بھلا کیوں کوٹ مٹھن کو میں ہر دم یاد رکھتا ہوں
کہ میرا میٹھا یار تھا مٹھن کی گلیوں میں

مجھے گر یاد کرنا ہو تو یونہی یاد کر لینا
ہمارا اک محمد یار تھا مٹھن کی گلیوں میں

247
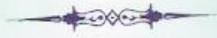
وَلَا تَرْفَعُوْا فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
بحکمِ خدا غُل مچا کوئی نی سکبدا

شریعت، طریقت، حقیقت دے قصے
سوا معرفت دے ڈسا کوئی نی سکبدا

ہ علی شیر حق پیر مشکلکشا دے
سوا جامِ کوثر پلا کوئی نی سکبدا

سوا چار یاریں نبی مصطفےٰ دے
خلافت کوں ہرگز چھکا کوئی نی سکبدا

حقیقت محمد دا لا حل معما
نہ حل تھیا اینکوں حل کرا کوئی نی سکبدا

اساں نت محمد دیاں نعتاں بٹھیوں
اساں وانگ نعتاں بٹا کوئی نی سکبدا

جے ہرڈیوو آوَ اتھاں سر لڑویندے
سوا سر ڈتے ہتھ اڑا کوئی نی سکبدا

ز آغاز و انجام پاک است یارم
زبان ڈلدی ہے حق الا کوئی نی سکبدا

Free Image Hosting at www.ImageShack.us
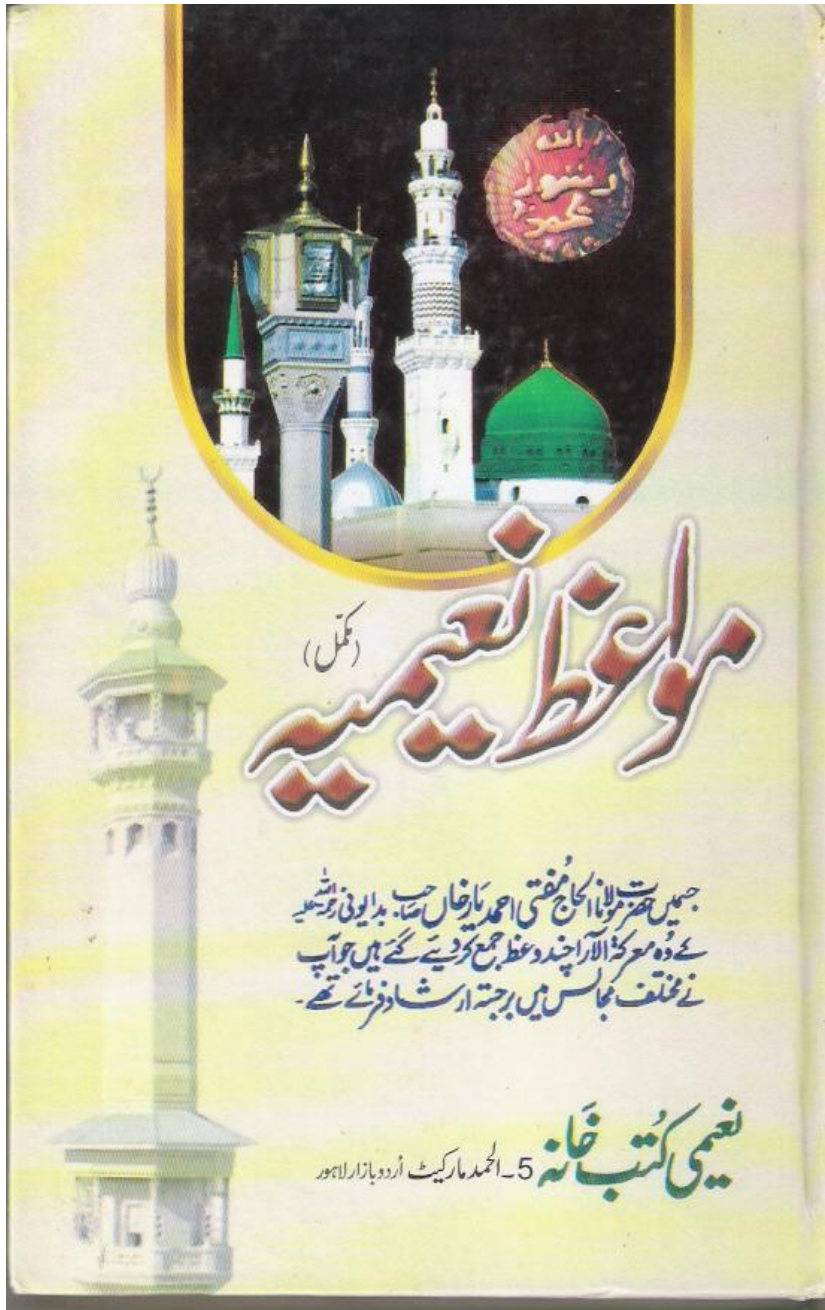
گیا۔ کہ اگر کسی وقت انہوں نے تیرے لئے بددعا کر دی تو تُو ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے بہتر ہے
ان کو شہید کرا دیا جاوے چنانچہ ایک منافق نے حیلہ سے قتل کرنے کا وعدہ کیا۔
اس کا نام ططیانوس تھا۔ اس نے ایک بار موقعہ پا کر حضرت کے دولت خانہ قیام میں جا کر قتل
کا ارادہ کیا، مگر دیکھا کہ یہ آپ براستہ چھت آسمان پر تشریف لے گئے۔ اور یہ دیکھتا رہ گیا۔ واپس آیا تو
اس کی شکل حضرت مسیح کے مشابہ تھی اس کو سولی دی گئی (دیکھو روح البیان) حضور کی یہ صفت خاص
ہے کہ آپ کی ہم شکل کوئی نہیں بن سکتا۔ ورنہ لوگ حضرت سلمان علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام
کی ہم شکل بن گئے۔ البتہ شیطان اپنی آواز حضور کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ والنجم
شیطان نے حضور کی طرح پڑھ دی۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ
اُمْنِیَّتِہٖ (عام تفاسیر)۔

(۲) جن انبیائے کرام کے ولادت وغیرہ میں کچھ عجیب امور تھے، ان کے قصے قرآن نے بیان فرما دیئے
جیسے حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و عیسےٰ علیہم السلام۔ نیز ان واقعات کو مخالفین نے تو بری طرح اور
معتقدین نے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا شروع کیا۔ اور جس سے غلط نتیجے لئے گئے۔ جیسے یہود نے معاذ اللہ
حضرت بتول مریم کو تہمت زنا لگائی، اور نصرانیوں نے ان کو خدا کی بیوی قرار دیا، تو ضروری تھا۔ کہ ان کے
اصل واقعات بغیر افراط و تفریط بیان کئے جاویں۔ تاکہ غلط فہمی دور ہو غلط فہمی دور کرنا۔ اور لوگوں کو سیدھے
راہ پر لگانا اسلام کا کام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش پاک اور رضاعت بلکہ خود حضرت
آمنہ خاتون کے نکاح میں بہت عجائب و غرائب ہیں۔ اگر حضرت مسیح نے بچپن میں کلام فرمایا، تو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کر کے فرمایا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ دردِ زہ کے وقت حضرت
مریم کی امداد حضرت جبریل نے کی تو اس وقت آمنہ خاتون کی خدمت کے لئے خود حضرت مریم اور حضرت
آسیہ اور حوران بہشتی حاضر ہوئیں کعبہ نے خانہ آمنہ کو سجدہ کیا حضور کی برکت سے حضرت حلیمہ کی بکری نے حلیمہ کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی احمد رضا خان کی حضور ﷺ کی شان میں بدترین توہین

قارئین کرام مولوی احمد رضا خان کی لکھی ہوئی ایک نعت درود سلام کے نام سے ''مصطفیٰ جانے رحمت پر لاکھوں سلام'' بریلویوں کی ہر مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد فرض کے درجہ میں گویا شمار کر کے پڑھی جاتی ہے اور گلے پھاڑ پھاڑ کر عشق رسول ﷺ کے نام پر اس نعت کو پڑھا جاتا ہے لیکن اس نعت میں جہاں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے وہاں سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی کا بھی ارتکاب کیا گیا ہے چنانچہ اس میں ایک شعر ان الفاظ میں ہے

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود　　　عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

﴿حدائق بخشش، حصہ دوم، ص ۲۹، مدینہ پبلشنگ کراچی﴾

العیاذ باللہ اس شعر میں مولوی احمد رضا خان کہتا ہے کہ آپ کو قلت کے بعد کثرت ملی یعنی پہلے صحابہ کرام کی تعداد کی صورت میں آپ کے ماننے والوں کی جماعت کم تھی پھر کثیر ہوگئی گویا ذلت کے بعد آپ کو عزت ملی استغفر اللہ۔۔ قارئین کرام غور فرمائیں کس قدر توہین پر یہ الفاظ مشتمل ہیں اور ستم ظریفی تو یہ کہ اس نعت کو ہر ہفتے پابندی سے پڑھا جاتا ہے گویا ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت حضور ﷺ کی گستاخی کو ان کی مدح سرائی کی منافقانہ چادر میں لپیٹ کر لوگوں کے ذہنوں میں اتار رہا ہے۔۔ ہائے افسوس اس قدر گستاخی کے بعد بھی یہ سنی اور مسلمان جو حضور ﷺ کے بارے میں یہ گستاخی کرے کہ آپ پہلے ذلیل تھے العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ پھر اللہ نے آپ کو عزت دی اس سے بڑی بکواس اور کیا ہوگی رضا خانیوں قرآن تو کہتا ہے کہ

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون ﴿المنافقون، ۶۳﴾

مراد یہ ہے کہ عزت تو تمام کی تمام اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین کیلئے ہے لیکن بریلوی جیسے منافقین جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں وہ اس بات کو کیا جانیں۔ قرآن پاک میں آتا ہے کہ وللاخرۃ خیر لک من الاولی۔۔ مگر یہ منہ پھٹ تو کہتے ہیں کہ نہیں پہلے آپ ذلیل تھے العیاذ باللہ پھر اللہ نے آپ کو عزت دی۔۔ رضا خانیوں قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے کیا منہ دکھاؤ گے۔۔ خدارا کچھ تو اپنے ان بے لگام منہ کو لگام دو۔۔ ہائے آج لوگ باہر کے رشدی کو روتے ہیں۔۔ مگر گھر کے رشدی کو بھول جاتے ہیں۔۔ کوئی کافر یا غیر مسلم اس طرح کی حرکت کرے تو ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔۔ مگر اندر کا کرے تو وہ سنی اور مسلمان کہلائے۔۔۔؟؟؟۔

اللہ پاک اس شیطانی فتنے سے ہر مومن مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند حنفی سنی

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

إنّ من الشعر لحكمة وإنّ من البيان لسحرا

حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت

مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی

قدس سرہٗ کے نعتیہ کلام، کا

حصہ دوم

حدائق بخشش

۱۳۲۵ھ

باھتمام

مدینہ پبلشنگ کمپنی

مشہور محل، میکلوڈ روڈ، کراچی

قیمت:

کنز ہر بیکس و بے نوا پر درود — حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
پر تو اسم ذات احد پر درود — مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
خلق کے دادرس سب کے فریاد رس — کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود — مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم دنیٰ ہو میں گم کن انا — شرحِ متنِ ہُویّت پہ لاکھوں سلام
انتہائے دوئی ابتدائے یکی — جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
کثرتِ بعد قلت پہ اکثر درود — عزّتِ بعد ذلّت پہ لاکھوں سلام
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود — حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
فرحتِ جان مومن پہ بے حد درود — غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
سببِ ہر سبب منتہائے طلب — علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام
مصدر مظہریت پہ اظہر درود — مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں — اُس گل پاک مَنبُت پہ لاکھوں سلام
قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت — ظلّ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں — اُس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما — اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اُس سرِتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلوی گستاخان رسول ﷺ ہیں۔۔مزید ثبوت

قارئین کرام جیسا کہ آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ فقیر نے پچھلے کافی عرصے سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں بریلوی مذہب کے اکابرین کی ان عبارات کو پیش کیا جارہا ہے جس میں انھوں حضور ﷺ کی توہین کی ہے۔اس سلسلے میں مزید حوالہ جات حاضر ہیں۔

حضور ﷺ پر الٹی چالیں چلنے کا الزام (معاذ اللہ)

بریلوی پیر یار محمد فریدی نے حضور ﷺ پر الٹی چالیں چلنے کا سنگین اور توہین آمیز الزام لگایا چنانچہ ملاحظہ ہو:

اتھاں خود عبد سڈویندے — اتھاں حق نال مل ویندے
دماغیں کوں چکر ڈیندے — ہے الٹی چال کیا پچھدیں

﴿دیوان محمدی ص ۲۸۰﴾

قارئین بریلوی اس شعر میں یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ رسول پاک ﷺ دنیا میں تو خود کو عبد کہتے تھے مگر معراج کی رات خود اللہ تعالی کے پاس بیٹھ گئے آپ ﷺ معاذ اللہ دماغوں کو چکر دیتے ہیں اس الٹی چال کے بارے میں تم کیا پوچھتے ہو۔حالانکہ قرآن تو کہتا ہے کہ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں اور سیدھے رستے پر ہیں۔بریلویوں کو آخر کب شرم آئے گی اور کب وہ عشق رسول ﷺ کے نام پر اسی طرح کی توہین کرتے پھریں گے کیا ان کے دل سے مرنے کا خوف نکل چکا ہے۔۔۔؟؟؟

حضور ﷺ عبودیت کے درمیان بھی نہیں پہنچے تھے (معاذ اللہ)

ایک بریلوی ملاں، گستاخ اس طرح اپنے بدبودار قلم سے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے:

حضرت عین القصنات ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے۔۔۔ایک روز شیخ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے نیت باندھنے کے وقت آپ نے فرمایا کافر شدم زنار بر خود بستم اللہ اللہ اکبر۔جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنے آپ ہی سے کہا کہ اے محمد ﷺ ابھی تو تو عبودیت کے درمیان بھی نہیں پہنچا اور پردہ نور سیاہ میں کہ قہر تاء الاغو ینم اجمعین (اگر بریلوی حضرات بتادیں کہ یہ کون سے ملک کی عربی یا کونسی زبان ہے۔۔؟؟ تو بڑی مہربانی ہوگی۔۔از ناقل) ہے ابھی تجھ کو جگہ نہیں ملی ہے تسلی رکھ کوئی وقت ہوگا تجھ کو اس پردہ پر بھی جگہ دیدیں گے۔﴿جامع شرح قانون عشق ص ۱۷۷﴾

قارئین کرام ان عبارات میں حضور ﷺ کی کس قدر بدترین توہین کی گئی ہے میں اس پر کسی تبصرے کی ہمت نہیں رکھتا آپ حضرات خود ہی کوئی

فیصلہ کرلیں ۔

حضور ﷺ قرآن میں اپنی طرف سے حلال وحرام فرماتے تھے اور جس طرح چاہیں قرآن کے احکام بدل دیتے تھے (العیاذ باللہ)

بریلوی فرقے کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضور ﷺ احکام کے مالک ہیں جس کیلئے جو چاہیں حلال فرمائیں حرام اور جس کیلئے جو چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں ۔

﴿سلطنت مصطفیٰ ص ۲۷﴾

استغفر اللہ ثم استغفر اللہ قارئین کرام غور فرمائیں کہ حضور ﷺ پر کس قدر سنگین الزام ہے کہ آپ ﷺ اپنی مرضی سے قرآنی احکام کو بدل دیتے تھے اور جس کیلئے جو چاہے حلال کر دیتے تھے اور جو چاہے حرام کر دیتے تھے ۔ ۔ کیا اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ ایک دوسرے کے مدمقابل تھے کہ اللہ ایک چیز کو حلال قرار دیتے تھے اور حضور ﷺ اس کو حرام ۔ ۔ ؟؟؟ ۔ کیا یہ کفار کے اس عقیدے کی توثیق نہیں ۔ کہ محمد ﷺ نے یہ قرآن اپنی طرف سے بنالیا ہے ۔ ۔ کیا حضور ﷺ پر جو وحی کی جاتی تھی اس میں آپ ﷺ ردوبدل کرلیا کرتے تھے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ۔ ۔ ۔ ہے آخر اس گستاخی کی کوئی حد ۔ ۔ ؟؟ ۔

حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی رضا کیلئے اللہ کے حلال کئے ہوئے کو حرام کیا (العیاذ باللہ)

حدیث کی کتابوں میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ ﷺ ایک بات ایک زوجہ مبارکہ کے گھر سے شہد کھا کر آئے تو حضرت عائشہ ؓ اور دوسری ازواج محترمہ ؓ نے آپ ﷺ سے یہ فرمایا کہ آپ ﷺ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی ہے جس پر آپ ﷺ کو ناگواری ہوئی اور آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ آیندہ شہد نہیں کھائیں گے جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیات نازل فرمائی اور آپ ﷺ کو اس چیز سے منع فرمایا کہ آپ ﷺ رب کے حلال کئے ہوئے کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں ۔ تفصیل بڑی کتب میں ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ حضور ﷺ سے حاضر وناظر اور علم غیب کی نفی پر نص قطعی ہے اس کا جواب دیتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اس کی خبر تھی کہ اصل واقعہ کیا ہوا مگر اپنے ازواج کی رضا کیلئے آپ ﷺ نے اپنے اوپر اس کو حرام قرار دے دیا اصل عبارت ملاحظہ ہو:

اے حبیب حرام فرمانا آپ کی بے خبری سے نہیں بلکہ ان معترض ازواج کی رضا کیلئے ہے ۔ ﴿جاء الباطل ص ۱۳۸﴾

اول تو مفتی صاحب یہ فرمائیں کہ یہ ترجمہ جو آپ نے کیا ہے یہ کس آیت کا ترجمہ ہے ۔ ۔ ؟؟ اور یہ دن دہاڑے قرآن کی کیسی کھلی ہوئی معنوی تحریف ہے ۔ العیاذ باللہ ۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ کو علم تو تھا واقعی اس تحریم سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور مجھ پر وہ تنبیہ بھی نازل فرمائے گا مگر چونکہ معترض ازواج کو راضی کرنا تھا لہٰذا میں عمداً اس حرام چیز کو حلال کرتا ہوں ۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ۔ کیا واقعی مفتی صاحب اور ان کی جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ معاذ اللہ عمداً خدا تعالیٰ کی نافرمانی کیا کرتے تھے اور حضرات ازواج کو راضی رکھا کرتے تھے ۔ ؟ ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔ یہ ہے فریق مخالف کے عشق ومحبت کی جھلک ۔

لڑکے بیٹھے ہیں تو آنحضرت ﷺ واپس چلے گئے۔ ﴿مقابیس المجالس ص ۳۹۲﴾

غور فرمائیں حضور ﷺ کی ذات بابرکت پر کس قدر سنگین حملہ ہے کہ حضور ﷺ ناچ گانے اور راج باجے کی محفل میں شرکت کیلئے آئے اور قوالیاں سننے کیلئے آئے تھے۔۔معاذ اللہ۔۔ثم معاذ اللہ۔۔اور پھر ان کی عقلوں کو دیکھیں ایک طرف تو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں ذرے ذرے کا علم رکھتے ہیں دوسری طرف محفل میں شریک ہونے کیلئے بھی آرہے ہیں۔۔اور یہ بھی معلوم نہیں کہ جس محفل میں آرہے ہیں اس میں بے ریش بچے ہونگے جب پہنچے تو معلوم ہوا۔۔۔بریلویوں اب کہو کہ یا تو یہ واقعہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے اور حقیقت بھی یہی ہے یا تسلیم کرو کہ حضور ﷺ نہ حاضر وناظر ہیں اور نہ ہی عالم الغیب ہیں۔

کیا خوب کہ غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

حضور ﷺ کے مقابلے میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی فضیلتیں

صوفی جمیل الرحمٰن بریلوی کا ایک دیوان ''قبالۂ بخشش'' بریلویوں میں بہت معروف ہے۔اس کا ایک جدید ایڈیشن بھی لاہور سے شائع ہوا ہے اس میں صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حسین وحسن کی آنکھوں کا تارا — وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم
ہیں سورج اگر مصطفیٰ چاند ہے تو — ہیں جلوے تیرے چار سو غوث اعظم

﴿قبالۂ بخشش، ص ۴۵، باہتمام شاہ تراب الحق قادری﴾

قارئین کرام اس میں اول تو بریلویوں کی ذہنی پستی ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلتیں بیان کرنے کیلئے حضور ﷺ کو ان کے مقابلے میں لایا جارہا ہے۔۔ظالمو!!! آخر یہ کونسا عشق ہے۔۔؟؟ تمام امت کا یہ ایمان ہے کہ اللہ کا بڑے سے بڑا ولی بھی ایک ادنیٰ صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ ان کے پاؤں کی دھول کے برابر نہیں۔۔مگر بریلوی ٹٹ پونجوؤں اور قبر فروشوں کو دیکھیں کہ حضور ﷺ کا مقابلہ شیخ صاحبؒ سے کررہے ہیں کہ اگر حضور ﷺ ایسے ہیں تو کیا ہوا ہمارے غوث اعظم بھی تو ایسے ہیں معاذ اللہ۔پھر ان کی بدبختی ملاحظہ ہو کہ پہلے شعر میں حضور ﷺ کا خاتم یعنی انگوٹھی کہا جارہا ہے اور حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کو نگینہ یاد رہے کہ یہاں خاتم ختم کرنے والے کے معنی میں نہیں ہے بلکہ انگوٹھی کے معنی میں ہے جس پر قرینہ خود مصنف کا لفظ ''نگینہ'' ہے جو انگوٹھی میں لگتا ہے۔اب غور کا مقام ہے۔۔کہ انگوٹھی میں اصل خوبصورتی اور اس کا مرکز ہی نگینہ ہوتا ہے۔یعنی جس طرح نگینے کے بغیر انگوٹھی کی کوئی وقعت اور خوبصورتی نہیں اسی طرح شیخ المشائخ کے بغیر بھی حضور ﷺ کی کوئی فضیلت اور خوبصورتی نہیں۔۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

ان تمام عبارات کے متعلق قارئین کرام اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ اصل گستاخان رسول ﷺ کون ہیں۔۔۔؟؟

انصاف۔۔۔انصاف۔۔انصاف
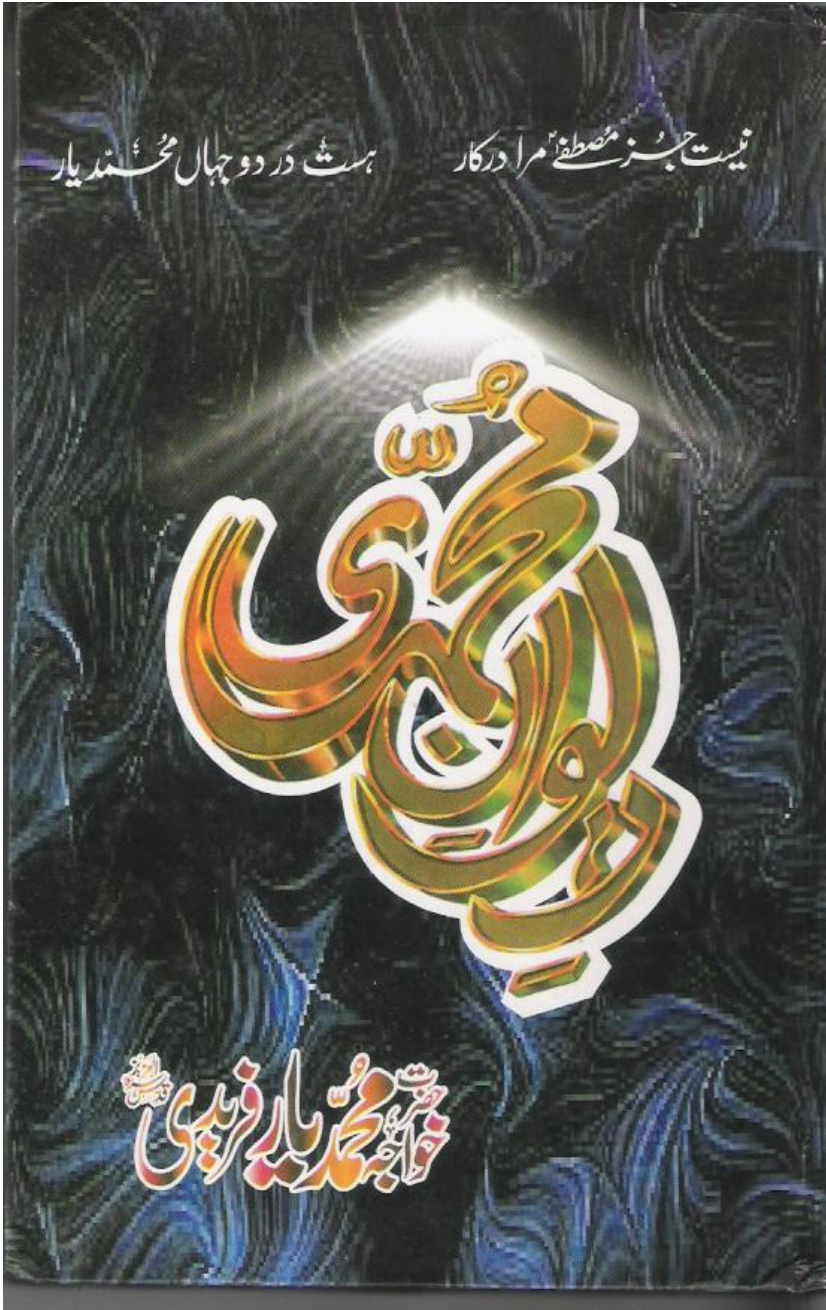
Free Image Hosting at www.ImageShack.us

سلطنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
در
مملکتِ کبریا جل علا
حکیم الامت شیخ التفسیر مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جاء الحق
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور
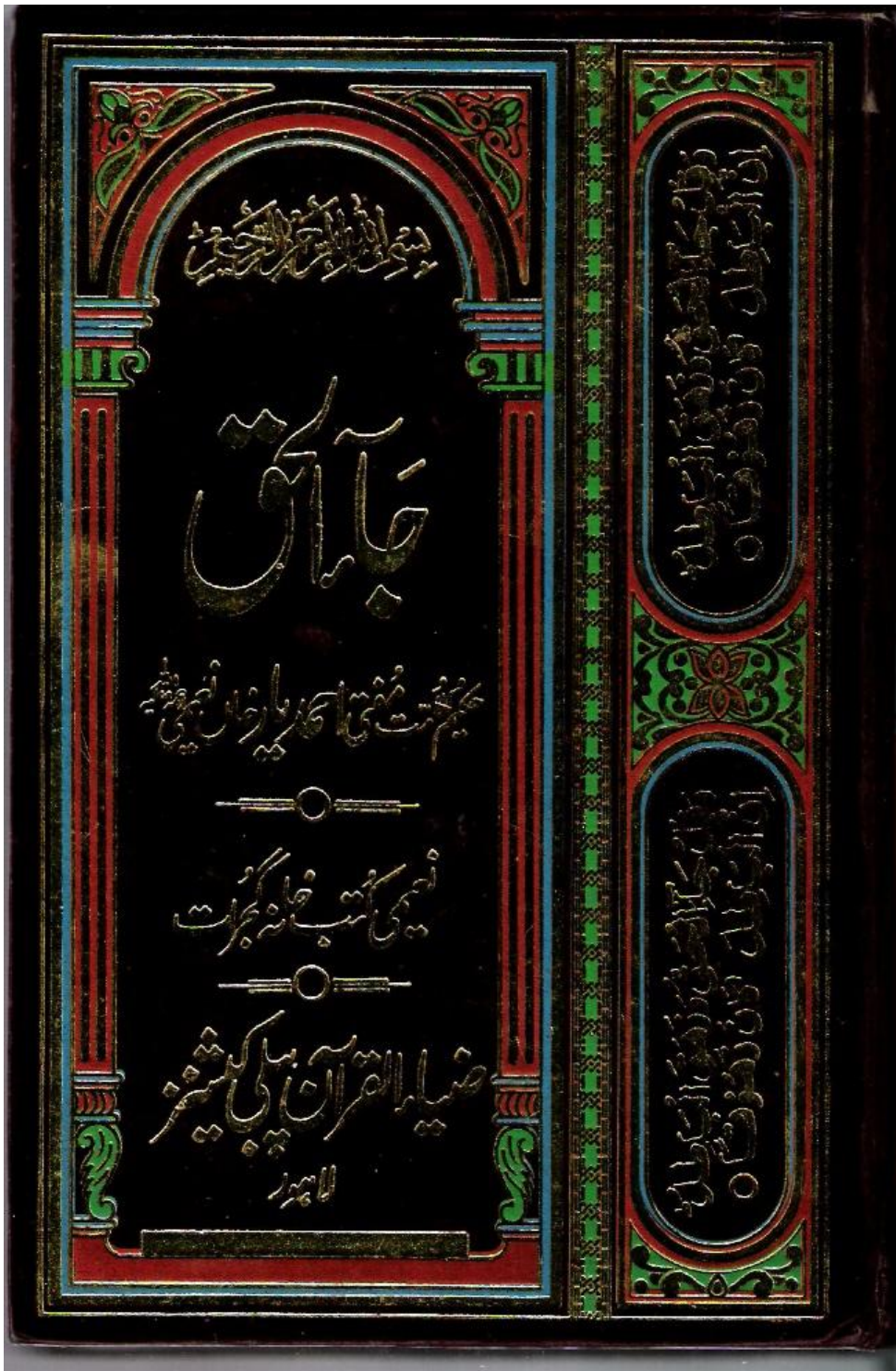
ضبط بھی دیتا ہے کہ دیکھتے ہیں مگر بے مرضی الٰہی راز فاش نہیں کرتے ہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ہماری یہ تقریر اگر خیال میں رہی تو بہت مفید ہوگی۔ انشاءاللہ۔

اعتراض (۸) حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے بعض ازواج کے گھر شہد ملاحظہ فرمایا اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ آپ کے دہن پاک سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ تو فرمایا کہ ہم نے مغافیر نہیں استعمال فرمایا۔ شہد پیا ہے۔ پھر حضور نے اپنے پر شہد حرام کر لیا۔ جس پر یہ آیت اتری لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ معلوم ہوا کہ اپنے دہن پاک کی بو کا بھی علم نہ تھا کہ اس سے بو آرہی ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس کا جواب اسی آیت میں ہے۔ تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ اے حبیب یہ حرام فرمانا آپ کی بے خبری سے نہیں بلکہ ان معترض ازواج کی رضا کے لیئے ہے نیز اپنے منہ کی بو عیب نہیں محسوس چیز ہے ہر صحیح الدماغ محسوس کر لیتا ہے کیا دیوبندی انبیاء کے حواس کو بھی ناقص ماننے لگے ان کے حواس کی قوت کو مولانا نے بیان فرمایا ؎

نطق آب و نطق خاک و نطق گِل ٭ ہست محسوس از حواسِ اہل دل

فلسفی کو منکر حنانہ است ٭ از حواسِ اولیاء بیگانہ است!

اعتراض (۹) اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھا لیا۔ اگر جانتے ہوئے کھایا تو یہ خودکشی کی کوشش ہے۔ جس سے نبی معصوم ہیں۔

جواب:۔ اس وقت حضور علیہ السلام کو یہ بھی علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی خبر تھی کہ زہر ہم پر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا۔ اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالےٰ کی مرضی یہ ہی تھی کہ ہم اسے کھا لیں تاکہ بوقت وفات اس کا اثر لوٹے اور ہم کو شہادت کی وفات عطا فرمائی جاوے راضی برضا تھے۔

اعتراض (۱۰) اگر حضور علیہ السلام کو علم غیب تھا تو بیر معونہ کے منافقین دھوکے سے آپ سے ستر صحابہ کرام کیوں لے گئے جنہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اس آفت میں انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں پھنسایا۔

جواب:۔ جی ہاں حضور علیہ السلام کو یہ بھی خبر تھی کہ بیر معونہ والے منافقین ہیں اور یہ بھی خبر تھی کہ یہ لوگ ان ستر صحابہ کو شہید کر دیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خبر تھی کہ مرضی الٰہی یہ ہی ہے اور ان ستر کی شہادت
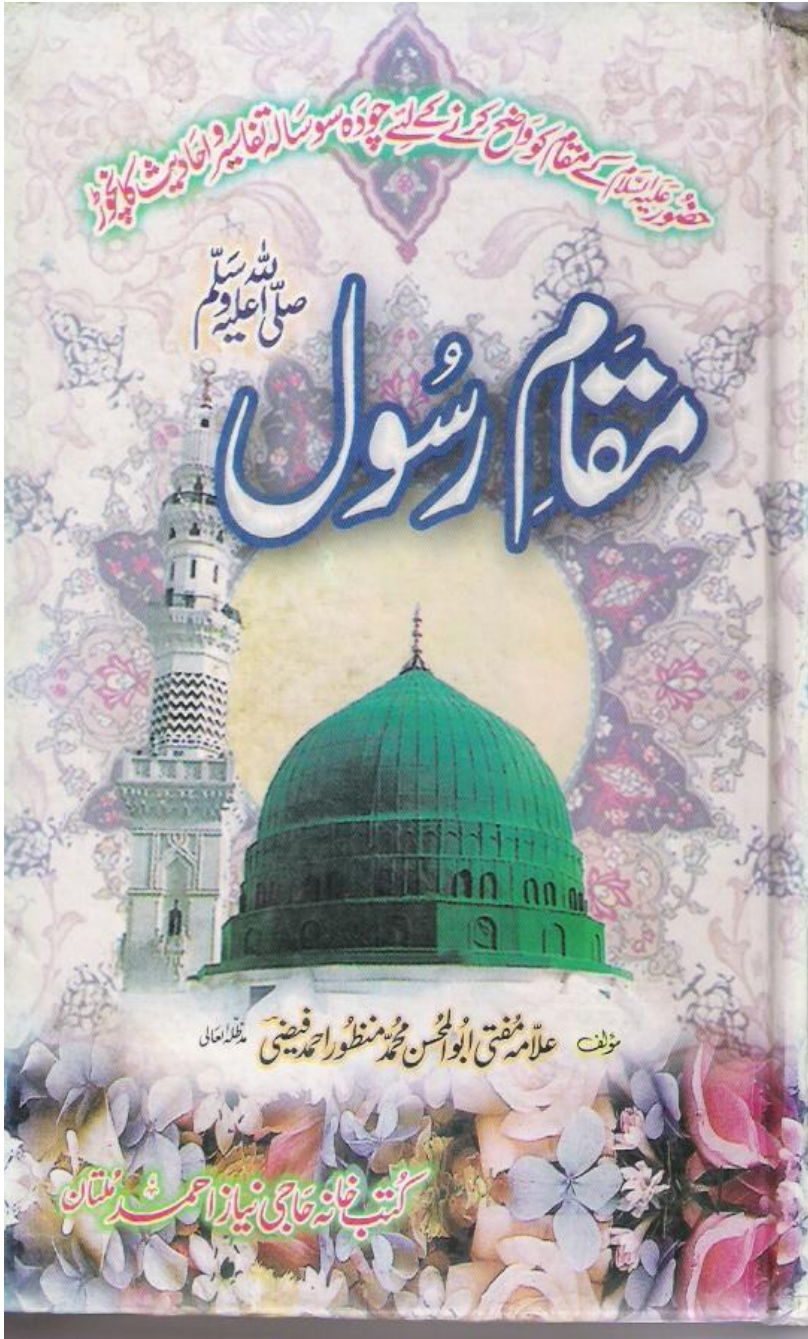
تلك الرائحة الطيبة انحلت نياته و
عزماته الصيبة فالكل فى بحر عجزه و
نقصه غارق فلم يدركه منا سابق
ولا لاحق وكيف يدرك من كان خلقه
القرآن وذاته من نور ذات الرحمٰن
ومن له كل مراتب الاحسان وهو
الحبيب الاكرم والمخصوص بالتجلى
الاعظم، ومن هنا قال بعض العارفين
رحمهم الله اجمعين - لو انكشفت
حقيقته صلى الله عليه وسلم للخلق لارتدوا
جميعا اذ من كانت صفاته صفات
الرحمٰن وذاته من نور ذات المنان
وهو مدرك بالحواس العيان لا يختلف
فى معبوديته اثنان ومن هنا اختلف
الناس فى الاديان لما ظهر لهم من
تجليه فى الجمادات والحيوان ولكن
سبحان الله الحنان المنان الذى
حفظ من شاء من عباده بالدليل
والبرهان - وحجز من احب باليقين
والعيان فاذا كان الامر كذلك فليس
الى ادراكه صلى الله عليه وسلم من
سبيل - بل ولا الى شم رائحة حقيقة
السيد النبيل ولكن غاية التحقيق

اور جب پہنے ۲۱ پاکیزہ خوشبو کے
کی اس کے ارادات اور نیات
ہو گئے۔ تمام کے تمام اپنے عجز و نقص
غرق ہوتے ہیں۔ ہم سے کسی نے
ادراک نہ کیا نہ سابق نے نہ لاحق نے
کا ادراک کیسے ہو سکے جس کا خلق
جس کی ذات، ذاتِ رحمٰن کے نور
جن کے لئے احسان کے کُل مرتبے
تو آپ حبیب اکرم ہیں اور تجلّی اعظم
ہیں اسی لئے تو بعض عارفوں نے
سب پہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔" اگر
الصّلوٰۃ والسّلام کی حقیقت کھل جائے
مرتد ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ جن کی
صفتیں ہوں اور جن کی ذات اللہ
نور سے ہو۔ اور وُہ حواس اور معا
ہو ان کی معبودیت میں دو شخص
نہیں کریں گے۔ اسی وجہ سے لوگوں
میں اختلاف کیا جب کہ ان کے لئے
تجلّی سے کچھ جمادات اور حیوانات
ہوا لیکن اللہ حنّان منّان کے لئے
جس نے اپنے بندوں میں سے جس
دلیل اور برہان سے محفوظ رکھا۔ اور
پیار کیا اسے یقین اور مشاہدہ کے

(۵۰) اربعون حدیثاً فی احکام الدین (عربی) احکام دین پر جامع احادیث کا بہترین انتخاب۔ بہت جلد منظر عام پر آ رہی ہے۔

(۵۱) اربعون حدیثاً شرح الصدور فی الصلوٰۃ والسلام علی سید یوم النشور علیہ صلوٰۃ اللہ وسلام الغفور (عربی)

(۵۲) اربعون حدیثاً تنویر القلوب فی الصلوٰۃ والسلام علی الحبیب المحبوب (عربی)

(۵۳) اربعون حدیثاً سرور القلب المحزون فی عالم ماکان ومایکون (عربی)

(۵۴) مقام ولی۔ قرآن واحادیث کی روشنی میں ولایت کا مرتبہ ومقام

(۵۵) فضائل صلوٰۃ وسلام ۸۰ احادیث سے صلوٰۃ وسلام کی فضیلت وبرکت

(۵۶) ترجمہ تفسیر خازن

(۵۷) ترجمہ اربعین الربعین سلیس اردو زبان میں

(۴۶ تا ۵۴ تک کی کتب آپ نے حرم مکہ مکرمہ میں اسی سال ۱۹۹۸ء کی حاضری میں تالیف فرمائیں)

آپ کی زیارت ودعا پر نجات

ایک پاک باز متشرع آدمی نے مسجد میں بیان کیا کہ عالم رؤیا میں اکتوبر ۱۹۹۷ء میں میں نے علامہ فیضی صاحب مدظلہ العالی کو مدینہ منورہ حرم نبوی قدمین شریفین میں دیکھا کہ آپ دلائل الخیرات پڑھ رہے ہیں اور سرکار مدینہ ﷺ مواجہ شریف سے آ رہے ہیں اور علامہ فیضی صاحب کی طرف سرکار نے اشارہ کر کے فرمایا کہ جس نے اس کی زیارت کی اس کی بخشش ہو گئی۔ اور جس نے اس کے حق میں دعا کی اس کی بھی بخشش ہو گئی۔ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ! آپ واقعی منظور احمد ﷺ ہیں بارہا آپ کو اور آپ کے طفیل آپ کے غلاموں کو حضور ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے اور

۳

اشاراتِ فریدی

مقابیسُ المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رُکن الدّین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

مقبوس ۵۵:- بوقت عصر، روز دوشنبہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

آداب مجلس سماع ۴

ایک شخص عرض کر رہا تھا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ کا عرس تھا میں مجلس سماع میں شامل ہوا لیکن مجلس میں بچے بہت تھے حضرت اقدس نے فرمایا کہ کتاب اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ شیخ سوندھاؒ جو بڑے بزرگ تھے کے وقت میں ایک دن مجلس سماع گرم تھی۔ شیخ سوندھا اور دوسرے سالکین اور صوفی لوگ موجود تھے۔ ان حضرات پر بڑی کیفیت طاری تھی اور ساری مجلس میں آہ وفغاں کے نعرے لگ رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یہ سارا ذوق وشوق اور جوش وخروش بند ہوگیا اور معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ اس سے سب لوگ حیران ہوکر شیخ سوندھاؒ کی طرف متوجہ ہوئے۔ شیخ سوندھاؒ نے فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار روشی کاکیؒ شامل تھے اور مجلس کا یہ ذوق وشوق ان حضرات کی صحبت کی برکت سے تھا اب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے تھے لیکن لیکن جب آپ نے دیکھا کہ مجلس میں بے ریش لڑکے بھی بیٹھے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور حضرت خواجہ بزرگ اور خواجہ قطب الاقطاب بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کی خاطر اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اس وجہ سے معاملہ سرد پڑ گیا ہے۔

۵ اس کے بعد فرمایا کہ ایک دن کوٹ مٹھن شریف میں حضرت سلطان الاولیا رصاحب الروضہ (حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل قدس سرہٗ) کے عرس کے موقعہ پر حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ نے حضرت خواجہ فخر جہاںؓ کو فرمایا کہ آج مجلس میں آپ چلے جائیں۔ جب آپ مجلس میں داخل ہوئے تو ایک شخص پر وجد طاری ہوا اور اٹھ کر رقص کرنے لگا۔ اس حالت میں پہلے اس نے عمامہ (پگڑی) اتار کر قوالوں کو دی۔ اس کے بعد چادر اور چادر کے بعد کرتہ اور کرتہ کے بعد شلوار کی نوبت آئی تو اس نے شلوار

مجھے بھی بلا لو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر جبیں غوث اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم

جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سب سے قریں غوث اعظم

ہماری بھی للہ بگڑی بنا دو
غلاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا بچا میرا دیں غوث اعظم

چھپا لے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اٹھیں غوث اعظم

وہ ہے کونسا اُن کے در کا بھکاری
مدد گار جس کے نہیں غوث اعظم

۵
حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتح مبیں غوث اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلوے کے آگے
کھچیں گردنیں جھک گئیں غوث اعظم

نہ تھے اولیا مطلقًا جس سے واقف
تجھے نعمتیں وہ ملیں غوث اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی بالیقیں غوث اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم

کرم گر کرو میرے مدفن میں آؤ
تو ہو قبر خلد بریں غوث اعظم

الٰہی ترا کلمۂ پاک مجھکو
سکھائیں دمِ واپسیں غوث اعظم

بسوئے جمیل از نگاہِ عنایت
ببیں غوث اعظم ببیں غوث اعظم

۷
ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم
زباں پر تری گفتگو غوث اعظم

ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم

نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم

۵
ہیں سورج اگر مصطفٰے چاند ہے تو
ہیں جلوے ترے چار سو غوث اعظم

لگا زخم تیغِ معاصی کا دل پر
تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین کرام جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ فقیر نے پچھلے کافی عرصہ سے ایک سلسلہ شروع کیا ہوا جس میں رضا خانی مذہب کی وہ عبارات پیش کی جارہی ہیں جن میں ان حضرات نے حضور ﷺ کی توہین کی اس سلسلے میں آج مزید تین حوالے ملاحظہ ہوں۔

حضور ﷺ رضا خانیوں کے نزدیک ''مرزے'' تھے (معاذ اللہ)

بریلویوں کے شیخ الاسلام شمس الدین بریلوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ:

صورت مرزے یار دی ساری سورت نور

والشمس، والضحی، پڑھیا رب غفور

بندہ نے عرض کیا ''مرزا'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا رسول خدا۔ اور تینوں مذکورہ سورتیں آپ کی شان میں نازل ہوئیں۔

﴿مرآت العاشقین، ص۲۷۲﴾

معاذ اللہ غور فرمائیں کہ حضور ﷺ کو کس قدر توہین آمیز لہجے میں خطاب کیا جارہا ہے۔۔ساری دنیا جانتی ہے کہ برصغیر میں ''مرزا'' کا لقب کس کو دیا گیا ہے۔۔اور بے شرمی تو دیکھیں کہ مرزا بھی نہیں ''مرزے'' کہا جارہا ہے۔۔جو حقارت کیلئے بولا جاتا ہے۔۔کیا آج کوئی رضاخانی یہ اجازت دیگا کہ کسی کتاب میں کوئی ان کا مداح مولوی احمد رضا خان کو ''مرزائی'' یا ''رضاخانیہ'' لکھے۔۔مقام افسوس ہے کہ مولوی احمد رضا خان کا نام لکھتے ہوئے تو پورا صفحہ سیاہ ہوجائے آگے پیچھے اتنے القابات ہوں۔۔اور حضور ﷺ کو اس قسم کا خطاب۔۔؟؟؟۔

حضور ﷺ ''گوری'' تھے (معاذ اللہ)

ایک دفعہ تونسہ شریف میں حضرت صاحب کے مکان کے قریب ہی چند خانہ بدوش عورتیں گاری تھیں اور کچھ اس قسم کے الفاظ کہتی تھیں

گوری نوں ونگاں چڑھاوے یار

ایک عالم نے کہا ان عورتوں کو یا وہ گوئی سے شرم بھی نہیں آتی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا یہ بے ہودہ نہیں بلکہ ایک قسم کا درود ہے اس نے کہا۔۔ یہ وہ کس طرح؟ میں نے کہا ''گوری'' سے مراد رسول خدا، ''ونگاں'' سے مراد رحمت خدا، یار سے مراد ذات باری تعالی۔ یعنی اے خدا رسول خدا پر درود بھیج۔ عالم نے متعجب ہو کر کہا یہ عجیب مفہوم ہے جو تم نے سمجھا ہے۔

﴿مرآت العاشقین، ص۲۶۹﴾

حضور ﷺ کی ذات نقائص وعیوب سے پاک نہیں (معاذ اللہ)

قارئین کرام مولوی نصیر الدین سیالوی اپنی کتاب میں حضور ﷺ کی ان الفاظ میں شدید توہین کرتا ہے کہ:

اللہ تعالی کی جناب والا اپنی شان صمدیت اور بے نیازی کے باعث اور مقام خالقیت اور مرتبہ ربوبیت کی وجہ سے چونکہ مخلوق کی عیب جوئی سے بالا تر ہے اور اس میں کمی اور نقص کا احتمال ہی نہیں برخلاف جناب نبوت مآب اور رسالت پناہ ﷺ کے۔

﴿عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ص۱۱﴾

معاذ اللہ قارئین کرام غور فرمائیں کہ اس عبارت کے آخری حصہ میں حضور ﷺ کی کس قدر شدید توہین کی گئی ہے کہ اللہ تعالی کی ذات تو بے نیاز ہے اس میں کوئی عیب لگ ہی نہیں سکتا مگر حضور ﷺ کی ذات اس طرح نہیں لہذا ان میں عیب بھی ہوسکتا ہے اور نقص بھی اسی وجہ سے اللہ تعالی نے حضور ﷺ کی

عزت وتوقیر کا بہت خیال فرمایا ہے ۔ استغفر اللہ ۔

اہل ایمان کا تو عقیدہ ہے کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس جہاں میں خدا تعالی کے بعد سب سے کامل و اکمل ذات اور تمام عیوب سے منزہ ذات محمد عربی ﷺ کی ہے مگر ان بدبختوں کے عقیدہ ملاحظہ ہو جو اندرون خانہ کس طرح حضور ﷺ کی گستاخیوں میں مصروف ہیں مگر ان ہی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے الزام تراشیاں علمائے دیوبند پر کرتے ہیں ۔

شرم ۔۔۔ شرم ۔۔۔ شرم

(مزید حوالوں کیلئے انتظار فرمائیں)

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند